احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار | 3۔اگست 1998ء

خطبہ نمبر25

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

CPL 61

سوموار 3اگست 1998ء 9ربیع الثانی 1419ہجری 3ظہور 1377ہش | جلد 48-83 نمبر167

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 33 ویں جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریب

خدا کی رحمت سے نومید نہ ہو خدا کی نصرت ہر ایک راہ سے آئے گی

روحانیت کے چشمے سے جو بھی پیئے گا وہ کبھی ہلاک نہیں ہو گا

افتتاحی اجلاس میں ساڑھے 14 ہزار افراد کی شرکت۔ لوائے احمدیت لہرانے کی ایمان افروز تقریب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ برطانیہ پر افتتاحی خطاب

اسلام آباد۔ ٹلفورڈ۔ یو۔کے۔31۔ جولائی 1998ء۔ جماعت احمدیہ برطانیہ کا 33 واں جلسہ سالانہ آج یہاں دعاؤں ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کے ماحول میں شروع ہو گیا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پر معارف اور روحانی صداقتوں سے معمور خطاب کے ذریعے جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمایا۔ حضرت صاحب نے اپنے خطاب کے آغاز میں احباب جماعت کو یہ عظیم الشان خوشخبری عطا فرمائی کہ آج جلسہ کے پہلے دن اس وقت کی حاضری 14 ہزار 406 ہے جبکہ گذشتہ سال پہلے دن کی حاضری ساڑھے سات ہزار تھی۔ آپ نے فرمایا اللہ جانتا ہے کہ ابھی یہ حاضری اور کتنی بڑھے گی۔

افتتاح سے قبل حضور نے لوائے احمدیت لہرایا اور دعا کروائی۔ تلاوت اور نظم کے بعد حضور نے افتتاحی خطاب شروع فرمایا۔

حضرت صاحب نے شروع میں جو آیت قرآنی تلاوت فرمائی اس کی وضاحت کرتے ہوئے چند احادیث نبوی بیان فرمائیں اور فرمایا کہ آپ جو اللہ کی خاطر اس جلسے میں آئے ہیں آپ کو اللہ ہی کی خاطر ایسا اسلوب اپنانا ہوگا کہ راستے چلتے ہوئے مسکراہٹیں بکھیریں۔ رستہ معلوم کرنے والوں کی رہنمائی کریں۔ بھائیوں پر نرمی اور پیار و محبت کی نظر ڈالیں۔ حضرت صاحب نے گذشتہ خطبہ جمعہ میں بیان فرمودہ بعض ہدایات کو دوہرایا اور فرمایا نمازوں کا التزام کریں۔ ذکر الٰہی کی طرف توجہ کریں۔ جلسہ کے دوران بازار بند رہیں۔ آپس میں سلام کو رواج دیں۔ مرد بھی اور عورتیں سر ڈھانپ کر رکھیں۔ خواتین پردے کا التزام کریں جملہ احباب چوکس رہ کر حفاظت کے نظام میں ہاتھ بٹائیں۔

حضرت صاحب ایدہ اللہ نے 1898ء میں حضرت مسیح موعود کو ہونے والے الہامات بیان فرمائے اور فرمایا کہ اللہ کے فضل اور رحمت سے امید ہے کہ سو سال پہلے ہونے والے الہامات آج ایک دفعہ پھر پورے ہوں گے۔ سراج منیر سے حضرت مسیح موعود کے ارشادات کا حوالہ دیتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا کہ خدا کی رحمت سے نومید نہ ہو۔ خدا کی رحمت ہر ایک راہ سے آئے گی۔ حضرت مسیح موعود کے الہام کا ذکر کیا کہ خدا نشان دکھلانے میں تیری مدد کرے گا اور وہ لوگ بھی مدد کریں گے جن کے دلوں میں ہم الہام ڈالیں گے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ کے بارے میں حضرت مسیح موعود کے ارشادات بیان فرمائے اور اللہ تعالیٰ کی غیب سے مدد کے ضمن میں کینیڈا کے ایک دوست کا واقعہ بیان فرمایا جن کو غیر معمولی طور پر کینیڈا میں رہنے کی اجازت مل گئی۔

حضرت صاحب کے خطاب کا ایک زبردست ولولہ انگیز حصہ وہ تھا جس میں حضرت صاحب نے حضرت مسیح موعود کے 1898ء کے الہامات بیان فرمائے اور فرمایا کہ یہ الہامات آج کے دور پر بھی چسپاں ہو رہے ہیں۔ اس حوالے سے حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو خبر دی کہ وہ آپ کی مدد کرے گا۔ راستی کے دریا جوش میں آئیں گے حتیٰ کہ لوگوں کو تعجب میں ڈالیں گے پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ میں تیری (دعوت) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ 1898ء میں دوبار ہونے والے الہام کے ذکر میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کو خوشخبری دی کہ میں رحمان کے ساتھ تیرے پاس اچانک آنے والا ہوں۔ اور فرمایا کہ میں اس بستی کو اپنی پناہ میں لے لوں گا۔ فرمایا کہ اس وقت یہ بستی قادیان تھی آج اس کی نمائندگی ربوہ کی بستی کر رہی ہے۔ یہ بہت عظیم الشان خوشخبری ہے دعا بھی کریں اور تدبیر بھی کریں۔

حضرت صاحب کی طرف سے یہ خوشخبری سن کر احباب جلسہ پر وارفتگی کی کیفیت طاری ہو گئی اور حاضرین نے قادیان زندہ باد اور ربوہ زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگائے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ امید ہے کہ یہ پیشگوئی ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے پوری ہو جائے گی۔

26۔ ستمبر 1898ء کو حضرت مسیح موعود نے خواب میں دیکھا کہ حضور شربت کا ایک بڑا پیالہ پی رہے ہیں جو اتنا میٹھا ہے کہ طبیعت برداشت نہیں کر رہی پھر بھی پیتے جاتے ہیں۔ حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شربت سے مراد کامیابی ہے۔ لیکن اس میں ذمہ داریوں کی طرف بھی اشارہ ہے۔

حضرت صاحب نے حضرت مسیح موعود کا یہ زبردست الہامی شعر بھی سنایا جو 1898ء میں الہام ہوا۔ وہ شعر یہ ہے

قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بناوے
بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

حضرت صاحب نے فرمایا امید ہے کہ بارگاہ الٰہی ہمارے ٹوٹے کام بنا دے گی اور جو سوچ رہے ہیں کہ ان کا کام بنا بنایا ہے اس کو ایسا توڑ

باقی صفحہ 7 پر

اللہ تعالیٰ متقی کو کبھی ضائع نہیں کرتا

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطبہ جمعہ فرمودہ 31۔ جولائی 98ء کا خلاصہ)

اسلام آباد۔ ٹلفورڈ۔ برطانیہ 31۔ جولائی 1998ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں نماز جمعہ اسلام آباد' ٹلفورڈ۔ یوکے میں پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا جس میں سورہ عنکبوت کی آیت 8 کی تشریح احادیث نبوی ﷺ اور حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے کرتے ہوئے واضح فرمایا کہ اللہ نے ایمان والوں سے وعدہ کیا ہے کہ ہم ضرور ان سے ان کی برائیاں دور کردیں گے اور ان کے اعمال کا ان کو بہترین بدلہ دیں گے۔

حضرت صاحب کا یہ خطبہ حسب معمول ایم ٹی اے سے لائیو ٹیلی کاسٹ ہوا اور اردو کے علاوہ سات دیگر زبانوں انگلش' عربی' بنگالی' فرنچ' جرمن' بوسنین اور ترکی زبان میں اس کا رواں ترجمہ نشر کیا گیا۔

حضرت صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف حدیثوں کے حوالے سے فرمایا کہ لوگوں کے لئے آسانی پیدا کرو۔ ان کو خوشی اور نرمی کی بات سناؤ۔ اختلاف کی بجائے اتفاق پیدا کرو سختی اور نفرت کا دین حق سے کوئی تعلق نہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہمارا کام اشاعت دین ہے یہ کام اس پر منحصر ہے کہ ہم آنحضرت ﷺ کی نصائح پر پوری احتیاط سے کاربند ہوں۔

احادیث نبوی ﷺ کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنی طاقت کے مطابق اعمال بجا لاؤ۔ اللہ کو وہ اعمال پسند ہیں جو بے شک تھوڑے ہوں مگر جن میں دوام ہو حضور ایدہ اللہ نے فرمایا احمدیوں کے سپرد بڑے بڑے کام ہیں مگر بیک وقت سب کام نہیں بجا لائے جا سکتے۔ اس لئے سب پر ایک ہی دفعہ ہاتھ نہ ڈالو۔

حضرت صاحب نے حضرت نبی کریم ﷺ کے ایک طویل وعظ کے حوالہ سے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے یہ طویل تقریر رمضان کے دنوں میں ہوئی۔ اس میں حضرت نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ اپنی زبان کو روک کر رکھو۔ بہت سے لوگ اپنی بے موقع باتوں سے جہنم میں اوندھے منہ گرائے جائیں گے۔

حضرت صاحب نے حضرت نبی کریمؐ کی غیر معمولی عبادات کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ جب حضرت نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ اتنی عبادتیں کیوں کرتے ہیں آپ تو بخشے جا چکے ہیں تو فرمایا کہ کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ وہ نمونہ ہے جس پر چلے بغیر آپ دنیا میں کوئی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔

حضرت صاحب ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود (—) کے ارشادات پیش فرمائے اور فرمایا کہ نیک باتیں سننے کے بعد عمل میں تاخیر بہت ہی ناواجب ہے۔ ان نصائح کو پوری مضبوطی سے پکڑلیں۔

حضور نے حضرت مسیح موعود کے ارشاد کے حوالے سے فرمایا کہ اعمال صالحہ کے پانی سے اپنی زندگیوں کو سنوارو۔ اپنی زندگیوں کو تقویٰ پر استوار کرو مگر اللہ کا تقویٰ ہو بندوں کا تقویٰ نہ

باقی صفحہ 7

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

وہ لوگ جو خدا کی خاطر تنگی میں خرچ کرتے ہیں اللہ کبھی ان کا ہاتھ تنگ نہیں رہنے دیتا

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ 22۔ مئی 1998ء بمطابق 22 ہجرت 1377 ہجری شمسی بمقام کروئس ناخ، جرمنی

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ محمدؐ کی آیت نمبر 39 کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

آج کے خطبے سے مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے انیسویں سالانہ اجتماع کا آغاز ہو رہا ہے۔ مگر خطبے میں جو مضمون میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں اس کا صرف خدام سے تعلق نہیں، نہ ہی محض جماعت جرمنی سے ہے بلکہ اس خطبے کے مضمون کا تعلق تمام دنیا کی جماعتوں کے ساتھ ہے۔ اس لئے جہاں مالی تحریک کے متعلق میں زور دوں وہاں غلط فہمی سے یہ نہ سمجھیں کہ جماعت جرمنی مخاطب ہے۔ جماعت جرمنی کے بعض افراد بھی مخاطب ہو سکتے ہیں مگر جماعت جرمنی کی اکثریت سے مالی قربانی کے متعلق کوئی شکوہ نہیں۔ وہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ وہ بھی مخاطب ہیں ان کو بہر حال اپنے نفوس میں غور کرنا چاہئے اور دیکھنا چاہئے کہ کس حد تک وہ (دین) کی مالی قربانی کی تحریک کے مطابق پورے اترتے ہیں۔ پس معین طور پر نہ میں خدام کی بات کر رہا ہوں نہ انصار کی نہ لجنات کی، **سبھی مخاطب ہو سکتے ہیں اور کون ہو سکتا ہے یہ فیصلہ سننے والے نے خود کرنا ہے۔**

اس تمہید کے بعد اب میں اس آیت سے متعلق تشریحی ترجمہ پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) سنو تم ہی وہ لوگ ہو جن کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے بلایا جا رہا ہے۔ یہ ایک بہت بڑا اعزاز کا فقرہ ہے۔

اگر آپ غور کریں تو دل اللہ کی حمد میں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس حال میں ڈوب جائیں گے کہ ہمیں مخاطب کر کے خدا فرما رہا ہے کہ تمہیں چن لیا گیا ہے اور یہ صورت حال آج سوائے جماعت احمدیہ کے کسی پر صادق نہیں آتی۔ (۔) دکھاؤ تو سہی اور جماعت، مذہبی یا غیر مذہبی جو اس طرح اللہ کی راہ میں براہ راست دین یا غریبوں پر خرچ کرنے کے لئے دعوت دے رہی ہو اور جس کو اللہ دعوت دے رہا ہو کہ اٹھو اور نیک کاموں میں خرچ کرو، آج میں تم سے مخاطب ہوں۔

اس پہلو سے امر واقعہ یہ ہے کہ آپ کے سوا خدا تعالیٰ آج کے زمانے میں کسی سے اس طرح مخاطب نہیں جس طرح اس آیت کریمہ میں اس نے خطاب فرمایا ہے

"ھٰٓؤُلَآءِ" کے لفظ نے ایک مزید زور پیدا کر دیا سنو! تم ہی تو وہ ہو جن کو اس بات کی طرف بلایا جا رہا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اس کے بعد ایک اظہار ہے شکوے کا سا۔ (۔) اس کے باوجود تمہی میں سے وہ بھی ہیں جو بخل سے کام لیتے ہیں۔ تو یہ دوسرا حصہ ہے جو خدا کا بندے پر شکوہ ہے۔ اس کے متعلق میں نے عرض کیا تھا کہ آپ میں سے کسی کے متعلق معین شکوہ میرے ذہن میں نہیں ہے۔ مجھے تو جہاں تک جماعت جرمنی دکھائی دیتی ہے مالی قربانیوں میں بہت آگے بڑھے ہوئی ہے اور مسلسل ہر آواز پر لبیک کہتی ہے اس میں لجنات بھی شامل ہیں، انصار اللہ، بچے، سارے کے سارے، خدام تو ہیں ہی، سب میرے نزدیک اس پہلو سے اللہ کے فضل کے ساتھ بہت اچھے ہیں لیکن ہو سکتا ہے بعض سننے والے سمجھ جائیں کہ یہ شکوہ ان سے بھی ہے پس ان کو اس امر کی طرف خصوصیت سے توجہ کرنی چاہئے۔

فرمایا (۔) لیکن یاد رکھو کہ اگر بخل سے کام لو گے تو اپنے نفس کے خلاف بخل سے کام لے رہے ہو گے۔ تمہیں اس بخل کا کوئی بھی فائدہ نہیں پہنچے گا بلکہ الٹا نقصان ہے اور آنے والا وقت ثابت کر دے گا کہ خدا کی راہ میں ہاتھ روک کر خرچ کرنے کے نتیجے میں تمہیں روحانی نقصان تو جو پہنچنا تھا پہنچا، مالی نقصان بھی بہت پہنچا ہے اور یہ وہ بات ہے جس کو ساری جماعت کی تاریخ دہراتی چلی آ رہی ہے۔ میں نے بارہا ایسی مثالیں آپ کے سامنے رکھی ہیں جن میں مجھے ایسے دوستوں سے واسطہ پڑا جنہوں نے اقرار کیا کہ ایک وقت وہ تھا کہ وہ اپنی مالی تنگی کی وجہ سے خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے ہاتھ روک رہے تھے۔ میرا ایک خطبہ انہوں نے سنا جس میں یہی مضمون بیان ہو رہا تھا جو میں نے اب بیان کیا ہے۔ اس دن انہوں نے عہد کر لیا کہ مالی تنگی یا مالی فراخی یہ دونوں باتیں ہمارے لئے اب بے محل ہو گئی ہیں۔ خدا کی راہ میں ضرور خرچ کرنا ہے۔ ایک شخص نے مجھے کہا کہ میں نے سوچا ہے کہ قرض لے کر بھی کرنا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں اپنے بچوں پر قرض لے کر خرچ کرتا ہوں جب کار خراب ہوتی ہے تو قرض لے کر ٹھیک کراتا ہوں۔ قرضوں کے بوجھ تلے اپنی ذات کی وجہ سے دب گیا ہوں۔ تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے سوچا کہ کیوں نہ اللہ کی وجہ سے قرض لوں ان قرضوں میں کچھ اضافہ ہو گا ایک اضافہ تو سچا اضافہ ہو گا۔ ایک اضافہ تو نیک اضافہ ہو گا۔ یہ عہد کر کے انہوں نے ایسی زندگی کا رخ بدل دیا، ایسا رخ پلٹا کہ ان کے سارے قرضے اتر گئے۔ تمام مالی تنگی، مالی فراخی میں بدل گئی اور پھر بڑھ چڑھ کر انہوں نے اپنی خواہش کے مطابق خدا کی راہ میں خرچ کرنا شروع کر دیا۔ وہ صاحب فوت ہو چکے ہیں۔ اس موقعہ پر میں ان کا نام نہیں لینا چاہتا لیکن میں یہ بتاتا ہوں کہ لفظاً لفظاً انہوں نے یہی کچھ لکھا جو میں نے آپ کے سامنے بیان کیا ہے لیکن یہ تو آغاز تھا۔ جب میری خلافت کا آغاز ہوا ہے انہی دنوں میں میں نے کچھ ایسے خطبے دیئے تھے جن کے نتیجے میں یہ واقعہ پیش آیا اس کے بعد تو مسلسل یہی بات ساری دنیا میں اسی طرح رونما ہو رہی ہے۔ پس یہ حکمت کی بات ہے اپنے پلے باندھ لیں۔

وہ لوگ جو خدا کی خاطر تنگی میں خرچ کرتے ہیں اللہ کبھی ان کا ہاتھ تنگ نہیں رہنے دیتا۔ جو فراخی میں خرچ کرتے ہیں ان سے بھی اللہ کا حسن سلوک ہے ان پر بھی رحم فرماتا ہے لیکن ان کو بہت پسند کرتا ہے جو تنگی کے باوجود خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ اور اس کے جواب میں اللہ کو تو کوئی تنگی نہیں اس لئے وہ بے انتہا عطا فرماتا ہے اتنا کہ شمار میں بھی نہیں آسکتا۔

لیکن اس تعلق میں ایک نصیحت، جو آپ میں سے میرے اس وقت مخاطب ہیں، آپ

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خود جانتے ہیں کون ہیں' ان کو کرنی چاہتا ہوں کہ نیت یہ نہ کریں کہ تنگی میں خدا کی خاطر خرچ کریں گے تو تنگی دور ہو گی۔ جب یہ نیت کریں گے تو یہ نیت آپ کی نیکی کو ذرا سا میلا کر دے گی۔ اس کے نتیجے میں اللہ اپنا وعدہ تو بہر حال پورا کرے گا' ضرور دے گا اور زیادہ دے گا لیکن ممکن ہے خدا کی رضا جوئی سے آپ محروم رہ جائیں' خدا کی رضا حاصل کرنے سے آپ نسبتاً محروم رہ جائیں۔ اس لئے میرا مشورہ یہی ہے کہ نیتوں کو بالکل پاک اور صاف کریں اور کوشش کریں کہ اس حالت میں' تنگی میں خرچ کریں کہ اگر خدا اس کے مقابل پر دنیا کی آسائش نہ بھی عطا فرمائے تو روح سجدہ ریز رہنی چاہئے۔ روح اللہ سے راضی رہنی چاہئے۔ اگر یہ کریں گے تو لازماً اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی آپ کے حالات بدلے گا اور آخرت میں بھی آپ کو وہ جزا دے گا جس کا آپ تصور بھی نہیں کر سکتے۔

پھر فرمایا (۔) یہ جو بخل کی بات ہو رہی ہے اس پہ ہو سکتا ہے کسی احمق کو یہ خیال گزرے کہ اللہ ہم سے مانگ رہا ہے اور بعض احمق اور منافق یہ کہتے بھی ہیں کہ اللہ اگر غنی ہے اللہ نے سب کچھ دیا ہے تو ہم سے کیوں مانگتا ہے' اس کا مطلب ہے کہ ہم امیر ہیں اور اللہ فقیر ہے۔ اس جاہلانہ خیال کو رد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (۔) یاد رکھو اللہ غنی ہے اور تم فقیر ہو۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جو کچھ بھی بندوں کو ملا ہے اللہ ہی نے تو دیا ہے وہ اپنے گھر سے تو نہیں لے کے آئے۔ پس جو کچھ دیا ہے اس کو اللہ کے حضور پیش کرنے میں اگر یہ دعویٰ کریں کہ خدا فقیر ہے جو ہم سے مانگ رہا ہے تو اس سے بڑی جہالت اور کیا ہو سکتی ہے۔ جس میں سے وہ مانگ رہا ہے وہ اسی کا دیا ہوا ہے اس لئے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ بندے امیر ہوں اور خدا فقیر ہو۔ مانگے یا نہ مانگے فقیر بندے ہی رہیں گے۔

اللہ جس نے عطا کیا ہے وہ کبھی فقیر نہیں ہو سکتا۔ وہ بہر حال غنی رہے گا۔ اور غنی کا ایک ایک معنیٰ یہ بھی ہے کہ بے نیاز' وہ تمہاری باتوں سے بے نیاز ہے تم چاہو تو اس کو فقیر کہتے رہو لیکن یاد رکھو کہ اس کہنے سے خدا کی شان میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اس کی شان کریمی تمہاری پہنچ سے بہت بالا ہے۔ (۔) فرمایا اگر تم لوگ پھر جاؤ یعنی اللہ تعالیٰ کی ان باتوں کی طرف توجہ نہ کرو اور اعراض کرو تو یاد رکھو (۔) تمہارے بدلے ایک اور قوم لے آئے گا وہ پھر تمہارے جیسے نہیں ہونگے۔ اس میں جماعت احمدیہ کو' چونکہ میرے نزدیک جماعت احمدیہ ہی خصوصیت سے مخاطب ہے' ایک بہت گہرا یقین کا پیغام ہے۔ فرمایا اگر تم میں سے بعض لوگ ایسے ہوں جو یہی سمجھتے رہیں کہ ہمیں کیا ضرورت ہے خدا کو کچھ دینے کی' وہ غنی سب کچھ دے سکتا ہے وہ واقعتہً کر کے بھی دکھائے گا پھر۔ جماعت کی ضرورتیں لازماً پوری ہونگی۔ یا ان لوگوں میں پاک تبدیلیوں کے نتیجے میں جو جماعت کے ساتھ وابستہ ہیں یا ان کو چھوڑ کر اللہ ایک نئی قوم لے آئے گا اور وہ مالک ہے اور خالق ہے وہی لوگوں کے حالات بدل سکتا ہے۔ پس وہ لوگ جو ہم سے اس وقت باہر ہیں بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو لے آئے اور ہم ان سے پیچھے رہ جائیں۔ یہ وہ وارننگ ہے جس کو جماعت احمدیہ جرمنی کو بھی اپنے اوپر اطلاق کر کے دیکھنا چاہئے۔ وارننگ سے مطلب یہ ہے انتباہ' آپ **کے اندر ایسی قومیں پیدا ہو رہی ہیں جو اللہ کے فضل سے مالی قربانی میں بہت آگے بڑھ رہی ہیں۔ بعض ایسے نئے آنے والے ہیں اگرچہ بہت زیادہ نہیں مگر بعض ایسے ہیں جن کی مالی قربانی پر مجھے رشک آتا ہے۔** نہایت تنگی ترشی میں زندگی بسر کرنے کے باوجود بعض ایسے ہیں جو پھر بھی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کو اپنا اعزاز سمجھتے ہیں۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ہم نے کوئی احسان کیا ہے۔ اور ایسے ہیں جن کے حالات پہلے اچھے نہیں تھے مگر یہ کرنے کے بعد ان کے حالات بہتر ہوئے اور بہتر ہوتے ہوئے حالات کے ساتھ ساتھ ان کی قربانی کا معیار بھی بڑھتا گیا۔

پس یاد رکھیں اگر خدانخواستہ خدانخواستہ' جماعت جرمنی کے ان احمدیوں کو جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنائے جائیں اور ان کے حالات اچھے کر دیئے جائیں یہ گمان گزرے کہ یہ جماعت ہم پر چل رہی ہے' ہمارے چندوں کی محتاج ہے تو اللہ ان کو دور کر دے گا۔ ہو سکتا ہے ان کا انجام احمدیت پر نہ ہو اور ان کی جگہ دوسرے ایسے ضرور لے آئے گا جو ان پر ثابت کر دیں گے کہ جماعت کو تمہاری کوئی ضرورت نہیں۔ اللہ ہی ہے جو ضرورتیں پوری کرنے والا ہے اور جیسے چاہے اسی طرح وہ ان ضرورتوں کو پوری کر سکتا ہے۔ یہ تو مختصر تشریح تو ہے' مگر مختصر تشریح ہے ان آیات کی جو آپ کے سامنے میں نے تلاوت کی۔ اب میں ایک حدیث نبوی آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں بلکہ اس کے بعد ایک اور حدیث نبوی آپ کے سامنے رکھوں گا جس میں اسی مضمون کو حضرت اقدس محمد رسول اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنے ایک الگ رنگ میں بیان فرمایا ہے۔

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا

جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب دیا جاتا ہے۔ یہاں لفظ ثواب نہیں تھا یعنی عربی لفظوں میں لفظ ثواب نہیں ہے مگر ترجمہ کرنے والے بعض دفعہ اپنی طرف سے وضاحت کی خاطر بعض لفظ زائد کر دیا کرتے ہیں۔ صرف اتنا فرمایا ہے کہ سات سو گنا زیادہ کر دیا جائے گا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اس سات سو گنا کا تعلق اسی دنیا سے ہے۔ آخرت میں تو شمار ہی کوئی نہیں۔ اس لئے ثواب جب کہہ دیا تو معاملہ غلط کر دیا ترجمہ کرنے والے نے۔ مضمون کو خود نہیں سمجھا اور خواہ مخواہ اللہ کی رحمت کو محدود کرنے کی کوشش کی ہے۔ ثواب تو لامحدود ہو گا جیسا کہ قرآن کریم کی دوسری آیات سے ثابت ہے۔ اور سات سو گنا سے مراد اس دنیا میں کم از کم سات سو گنا ہے کیونکہ دوسری جگہ قرآن کریم میں ایک مثال بیان ہوئی ہے ایسی کھیتی کی جس پر ہر دانہ جو بویا جائے سات سو گنا دانوں میں بدل جاتا ہے اور میں نے پہلے حساب لگا کر ایک دفعہ خطبے میں بیان کیا تھا کہ واقعتہً جب کھیتیاں بوٹا مارتی ہیں' پنجابی محاورہ ہے مگر بہت اچھا کہ بوٹا مارتی ہیں' تو ہر دانہ سات سات بالیوں میں تقسیم ہو سکتا ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک سو سو دانوں والے خوشے نکالتی ہیں تو حسابی رو سے ہم نے تجربہ کر کے دیکھا ہے۔ ایک محدود پیمانے پر میں نے اپنے زمین پر بھی تجربہ کیا تھا واقعتہً ایک ایک دانہ جو لگایا گیا وہ سات سو دانوں میں تبدیل ہوا۔ اگرچہ وسیع پیمانے پر ایسا کرنا زمیندار کے لئے مشکل ہے کیونکہ بہت سی کاشت کی خرابیاں حائل ہو جاتی ہیں مگر سات سو والا تجربہ میں خود کر چکا ہوں واقعتہً ایسا ہو سکتا ہے۔ مگر یہ خیال کہ صرف سات سو گنا ہو گا یہ بھی غلط ہے کیونکہ اس کے معاً بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پس جس کے لئے وہ چاہے اور بھی بڑھا دیتا ہے۔

چنانچہ دنیا میں جو ترقی یافتہ قومیں ہیں ان کی کھیتیوں کا حال اس سات سو گنا والی مثال سے آگے ہے۔ بہت سے ایسے بیج ہیں مثلاً مکئی کے بیج جو اس سے بھی زیادہ پھل لے آتے ہیں اور طے شدہ حقیقت ہے کہ یُضٰعِفُ لِمَن یَشَاء کا مضمون ان پر پورا اترتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سات سو گنا کا وعدہ تو ہے مگر یاد رکھو اس پر بھی میں اگر چاہوں تو جس کے لئے چاہوں اس سے بڑھا سکتا ہوں۔ پس یہ دونوں باتیں اس دنیا میں انسانی زندگی پر صادق آنے والی باتیں ہیں۔ جہاں تک آخرت کا تعلق ہے میں نے بیان کیا ہے اس کا تو حساب ہی کوئی نہیں' کوئی شمار ہی نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بکثرت اس مضمون پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہیں کہ آخرت میں جو کچھ عطا ہو گا جیسا کہ قرآن نے بھی بارہا بیان فرمایا ہے اس کا تصور بھی انسان نہیں کر سکتا۔ دنیا کی عطا کو اس کے مقابل پر کوئی بھی نسبت نہیں ہو گی۔

اب میں ایک نسبتاً لمبی حدیث حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں جو حضرت عمرؓ بن خطاب سے مروی ہے۔ یہ حدیث اور اس سے ملتی جلتی بہت سی حدیثیں ہیں۔ میں نے آج اس حدیث کو لے لیا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ بہت سے ملتی جلتی حدیثیں تھیں جو چھوڑ کر الگ کر دیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا بیان کہ اللہ کس طرح اپنے بندے کو عطا کرتا ہے اتنا دردناک ہے **کہ میرے لئے جذباتی لحاظ سے ممکن ہی نہیں تھا کہ میں اسے آپ کے سامنے پڑھ کر سنا سکوں۔ جب اللہ کا ذکر ہو اور محمد رسول اللہ کر**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہے ہوں ایسے برداشت کر سکتا ہوں کہ ہچکیوں کے بغیر میں آپ کے سامنے وہ بیان کر سکوں۔ پس میں نے ایک ایسے کام پر ہاتھ نہیں ڈالا جو میرے لئے ناممکن تھا لیکن یہ حدیث میں سمجھتا ہوں میرے لئے پڑھنی نسبتاً آسان تھی اس لئے یہ میں نے آپ کے لئے چن لی ہے۔

حضرت زید اپنے والد اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اسلم نے حضرت عمرؓ بن خطاب کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ہمیں ایک جنگی ضرورت کے لئے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی تحریک فرمائی۔ حضرت عمرؓ یہ عرض کرتے ہیں کہ ان دنوں میرے پاس کافی مال ہوا کرتا تھا۔ میں نے دل میں کہا اگر میں ابوبکر سے زیادہ ثواب کما سکتا ہوں تو آج موقع ہے۔ میں آدھا مال لے کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضورؐ نے مجھ سے دیافت کیا عمر کتنا مال لائے ہو اور کس قدر بال بچوں کے لئے چھوڑ آئے ہو۔ میں نے عرض کیا حضورؐ آدھا مال لایا ہوں اور آدھا مال چھوڑ آیا ہوں۔ اب ابوبکرؓ جو کچھ ان کے پاس تھا وہ سب لے کر آگئے۔ حضور علیہ السلام نے ابوبکر سے دریافت فرمایا ابوبکر کتنا مال لائے ہو اور کس قدر گھر والوں کے لئے چھوڑ آئے ہو۔ ابوبکرؓ نے عرض کیا حضور جو کچھ پاس تھا وہ سب لے آیا ہوں اور بال بچوں کے لئے اللہ اور اس کا رسولؐ چھوڑ آیا ہوں۔ حضرت عمرؓ کہنے لگے یہ سن کر میں نے اپنے آپ سے کہا میں ابوبکر سے کبھی آگے نہیں بڑھ سکتا۔ اس سے زیادہ اور ہو کیا سکتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود(-) اسی واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں "حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا معاملہ اکثر سنا ہوگا ایک دفعہ جب راہ خدا میں مال دینے کا حکم ہوا تو گھر کا کل اثاثہ لے آئے۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دریافت کیا کہ گھر میں کیا چھوڑ آئے ہو تو فرمایا کہ خدا اور اسؐ کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں"۔ کتنا پیارا جواب ہے خدا اور رسول کو گھر میں چھوڑ آیا ہوں۔ رسولؐ کے سامنے حاضر تھے' سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کھڑے تھے اور کہہ رہے تھے گھر میں اللہ اور آپ کو چھوڑ آیا ہوں۔ بہت ہی پر لطف جواب ہے' ایسا کہ روح وجد میں آجاتی ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 43 رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء)

بخاری کتاب الزکوٰۃ میں یہ بھی درج ہے کہ اگرچہ صحابہ کرام سخت تنگ دست تھے تاہم ان کو تھوڑا بہت جو کچھ ملتا تھا اس کو صدقہ خیرات کر دیتے تھے۔ حضرت ابو سعید انصاریؓ سے روایت ہے کہ جب آیتِ صدقہ نازل ہوئی تو صحابہ کرام بازاروں میں جاتے اور حمالی کرتے۔ محنت مزدوری میں، جو کچھ ملتا اس کو صدقہ کر دیتے۔

یہ وہ سنت ہے جس کو ایک دفعہ میں نے جماعت میں دوبارہ زندہ کرنے کی کوشش کی تھی اور غالباً یہیں آپ لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ اگرچہ آپ کا وقت ہمہ تن خدمت دین میں مصروف رہتا ہے مگر اس مبارک سنت کو زندہ کرنے کی خاطر اگر تھوڑا سا وقت کچھ پھول ہی لے کر بازار میں بیچ آیا کریں اس نیت سے کہ جو کمائی ہے وہ کلیتہً اللہ کے حضور پیش کروں گا۔ یا اور کچھ اپنے کاروبار کے علاوہ تھوڑا سا حصہ محض اس وجہ سے کاروبار میں لگائیں کہ جو کچھ آمد ہوگی وہ اللہ کے حضور پیش کریں گے۔ اس تحریک کے نتیجے میں مجھے بہت سی عورتوں نے یہ لکھا کہ ہم اب اس غرض سے سلائی کرتی ہیں۔ اور جہاں تک میرا علم ہے انہوں نے مستقل اس کو عادت بنا لیا ہے کہ سلائی کا کام جہاں بچوں کے لئے کرتی ہیں کچھ تھوڑی سے سلائی وہ اللہ کی رضا کے حصول کی خاطر اس لئے کرتی ہیں کہ جو بھی آمد ہوگی دین کی راہ میں پیش کر دیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ترغیب و تحریص سے صحابہ کرام اور بھی زیادہ صدقہ و خیرات کی طرف مائل ہو گئے۔ سنن ابوداؤد میں ذکر ہے کہ ایک بار آپؐ نے خطبہ عید میں صدقہ کی ترغیب دی۔ عورتوں کا مجمع تھا حضرت بلالؓ دامن پھیلائے ہوئے تھے اور عورتیں اپنے کان کی بالیاں اور ہاتھ کی انگوٹھیاں پھینکتی جاتی تھیں۔ (اس موقعہ پر حضور کی آواز جذبات سے گلوگیر ہو گئی چنانچہ فرمایا) اب جو میں جذباتی ہوا ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ میں احمدی عورتوں کو بکثرت جانتا ہوں جو مسلسل یہ سنت زندہ کرتی چلی جارہی ہیں۔ اس لئے قرآن کریم کا پہلا خطاب ھانتم ھولاء کتنا سچا ہے...... یہ احمدی خواتین ہی ہیں جو مسلسل اس قربانی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ایسا نمونہ پیدا کر رہی ہیں کہ (پرانے زمانے) کی یاد اس طرح تازہ ہوتی ہے جیسے ایک تازہ پھول کو آپ سونگھ رہے ہیں وہ اپنا رنگ دکھا رہا ہو اور اپنی خوشبو دے رہا ہو۔

حضرت مسیح موعود(-) فرماتے ہیں۔ "ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو اور ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے"۔ اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے کا مطلب یہ ہے کہ بہت سے لوگوں کو غلط فہمی ہوتی ہے کہ ہم بیعت کنندہ ہیں' ہم بیعت میں داخل ہیں۔ فرمایا اپنی بیعت کو اس طرح پرکھو' آگے جو ذکر چلتا ہے وہاں بیعت پرکھنے کا مضمون ہے۔ "جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے اس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلے کی خدمت کرے"۔

اب یاد رکھیں کہ یہ تحریک جو مالی تحریک کر رہا ہوں۔ ہرگز یہ وجہ نہیں کہ جماعت کو کوئی مالی تنگی ہے۔ ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا' ایک رات بھی مجھ پر ایسی نہیں آئی جس میں یہ فکر ہو کہ خدا کے دین کی یہ ضرورت ہے اسے کہاں سے پورا کروں گا۔ بلاشبہ' ہمیشہ اللہ تعالیٰ خود دلوں میں تحریک کرتا ہے اور وہ ضرورت کو پورا کر دیتے ہیں۔ اس لئے نعوذ باللہ من ذالک ناشکری کے طور پر میں یہ تحریک نہیں کر رہا۔ میں اس لئے کر رہا ہوں کہ جو بھی اس تحریک کے نتیجے میں مالی قربانی کریں گے ان کا بھلا ہو گا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی تمام بہبود اس بات سے وابستہ ہو جائیگی کہ وہ خدا کی راہ میں خرچ کر رہے ہیں۔ دین بھی سنور جائے گا اور دنیا بھی سنور جائے گی۔

پس مجھے تو آپ کی فکر ہے یعنی آپ میں سے ان کی جو اپنے حال کو بہتر جانتے ہیں کہ جس حد تک خدا نے توفیق دی تھی اس حد تک خرچ نہیں کر رہے۔ ان کی فکر ہے' جماعت کی ضرورتوں کی فکر نہیں ہے۔ یعنی فکر تو ہے مگر یقین ہے کہ اللہ ضرور پوری کرتا ہے۔ پس آپ اپنا حال درست کریں۔ آپ اگر اچھے ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت پہلے سے بڑھ کر ترقی کرنے لگے گی۔ پس اس پس منظر میں اس تحریک کو سنیں۔ "اس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلے کی خدمت کرے۔ جو شخص ایک پیسے کی حیثیت رکھتا ہے وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بہ ماہ ایک پیسہ دیوے"۔ اب یہ تحریک کا آغاز تھا۔ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود(-) فرماتے ہیں ایک پیسہ دیوے۔

ہو سکتا ہے اس زمانے کا جو پیسہ ہے وہ آج کے زمانے میں سو روپے کے برابر ہو۔ اب موازنہ کرنا تو مشکل ہے مگر اتنا پتہ ہے کہ پیسے میں بہت کچھ آجایا کرتا تھا اور اب کئی مارکس (Marks) میں بھی کچھ نہیں آسکتا جو اس زمانے میں ایک پیسے میں آجایا کرتا تھا۔ تو یہ نسبتیں معین کرنا تو میرا کام نہیں اور یہ ہے بھی بہت مشکل۔ صرف اتنا یاد رکھیں کہ ایک پیسہ جب حضرت مسیح موعود(-) فرماتے ہیں تو اس پیسے کی بھی بہت قیمت ہے لیکن پھر بھی پیسہ پیسہ ہی تھا اور ایک پیسہ خرچ کرنا تمام مخاطب جماعت میں سے ہر شخص کے لئے ممکن تھا۔

"وہ سلسلے کے مصارف کے لئے ماہ بہ ماہ ایک پیسہ دیوے۔ اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے وہ ایک روپیہ ماہوار دیوے"۔ اب اس زمانے کا روپیہ بہت بڑی چیز تھی۔ پس حضرت مسیح موعود(-) کے ان لفظوں میں یہ نہ سمجھیں کہ بہت تھوڑا سا مطالبہ کر رہے ہیں۔ فرماتے ہیں جو توفیق رکھتا ہے وہ ایک روپیہ بھی ماہوار دے دے۔ فرمایا "کیونکہ علاوہ لنگر خانہ کے اخراجات کے دینی کاروائیاں بھی بہت سے مصارف چاہتی ہیں"۔ یعنی لنگر خانہ بھی اس وقت ایک نمایاں بڑا خرچ ہوا کرتا تھا' اب بھی ہے۔ آپ کا لنگر خانہ بہت خرچ چاہتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے سہولتیں اتنی ہو چکی ہیں کہ حضرت مسیح موعود (-) کے لنگر خانے کی برکت سے اب یہ لنگر بیسیوں ملکوں میں بڑی شان سے جاری ہو گئے ہیں۔ اور اس سے بہت زیادہ خدمت کرنے کی توفیق پا رہے ہیں جو اس زمانے میں بظاہر نظر آتی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمایا "صدہا مہمان آتے ہیں مگر ابھی تک بوجہ عدم گنجائش مہمانوں کے لئے آرام دہ مکان میسر نہیں۔ جیسا کہ چاہئے چارپائیوں کا انتظام نہیں"۔ اب اس زمانے میں زمین پر بستر بچھانے کا انتظام تو تھا مگر چارپائیوں کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود (-) کو فکر تھی۔ اب آپ لوگ جب لنڈن جلسے پر جاتے ہیں تو آج بھی ہم آپ کو چارپائیاں مہیا نہیں کر سکتے۔ کرتے ہیں تو کم لوگوں کے لئے۔ بعض فیمیلیز کے لئے۔ لیکن اکثر لوگ زمین پر سوتے ہیں۔ تو یہ نہ سمجھیں کہ ہم اس زمانے کی مہمان نوازیوں سے بہت آگے بڑھ گئے ہیں۔ اگر غور کرکے دیکھیں تو اس زمانے کی مہمان نوازیاں بعض پہلوؤں سے آج کی ہماری مہمان نوازی سے بھی آگے تھیں۔ حضرت مسیح موعود (-) کو یہ فکر رہتی تھی کہ ان سب کے لئے میں چارپائیاں مہیا کروں۔

"توسیع (بیت الذکر) کی ضرورتیں بھی پیش ہیں' تالیف اور اشاعت کا سلسلہ بمقابل مخالفوں کے نہایت کمزور ہے"۔ یعنی بمقابل مخالفوں سے مراد (-) مسلمان نہیں بلکہ عیسائی ہیں جیسا کہ فرمایا "عیسائیوں کی طرف سے جہاں پچاس ہزار رسالے اور مذہبی پرچے نکلتے ہیں ہماری طرف سے بالالتزام ایک ہزار بھی ماہ بہ ماہ نہیں نکل سکتا"۔ ان چیزوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب پہلے سے بہتری ہو چکی ہے۔ فرمایا "یہی امور ہیں جن کے لئے ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہئے تا خدا تعالیٰ بھی انہیں مدد دے۔ اگر بے ناغہ ماہ بہ ماہ ان کی مدد پہنچتی رہے وہ تھوڑی مدد ہو تو اس مدد سے بہتر ہے جو مدت تک فراموشی اختیار کرکے پھر کسی وقت ایک ہی خیال سے کی جاتی ہے"۔

یہ وہ پہلو ہے جو آپ کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔ بعض دفعہ بعض لوگ مہینوں خاموش رہتے ہیں بعض سالوں خاموش رہتے ہیں اور پھر اچانک ایک رقم پیش کر دیتے ہیں۔ اب میرا یہ دستور ہے کہ اس رقم کو میں واپس کر دیا کرتا ہوں چاہے وہ لاکھوں میں ہو۔ کیونکہ **اصل روح جو حضرت مسیح موعود (-) نے پیش فرمائی ہے وہ باقاعدگی سے ماہ بہ ماہ کچھ دینا ہے۔ اچانک چار پانچ سال سونے کے بعد کچھ دے دینا اس کی میری نظر میں کوڑی کی بھی اہمیت نہیں۔ اور یہ جتلانے کے لئے کہ تم یہ نہ سمجھو کہ تم اللہ کے دین کی کوئی بڑی خدمت کر رہے ہو میں روپیہ ان کو واپس کر دیا کرتا ہوں۔**

فرماتے ہیں "ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ عزیزو یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چاہئے کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اس راہ میں روپیہ لگاوے اور بہرحال صدق دکھاوے تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے کیونکہ یہ انعام ان لوگوں کے لئے تیار ہے جو اس سلسلے میں داخل ہوئے ہیں"۔

اب حضرت مسیح موعود (-) ذی مقدرت لوگوں کو بطور خاص مخاطب ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی توفیق بخشی ہوئی ہے۔ "سوائے (...) ذی مقدرت لوگو! دیکھو میں یہ پیغام آپ لوگوں تک پہنچا دیتا ہوں کہ آپ لوگوں کو اصلاحی کارخانے کی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نکلا ہے اپنے سارے دل اور ساری توجہ اور سارے اخلاص سے مدد کرنی چاہئے اور اس کے سارے پہلوؤں کو بنظر عزت دیکھ کر بہت جلد حق خدمت ادا کرنا چاہئے"۔ اب دیکھا حضرت اقدس کی تحریر کے اندر کتنے لطیف پہلو شامل ہوتے ہیں جو سرسری نظر سے دکھائی نہیں دے رہے ہوتے۔ فرمایا ان کے "سارے پہلوؤں کو بنظر عزت دیکھ کر" جب آپ کسی مقصد کو عزت کی نظر سے دیکھیں تو اس پر جو خرچ کریں اس میں اپنی عزت پاتے ہیں۔ پس فرمایا کہ تمہاری عزت ہو گی اگر تم ان مقاصد کو بنظر عزت دیکھو گے۔ "بہت جلد حق خدمت ادا کرنا چاہئے۔ جو شخص اپنی حیثیت کے موافق کچھ ماہواری دینا چاہتا ہے وہ اس کو حق واجب اور دین لازم کی طرح سمجھ کر خود بخود ماہوار اپنی فکر سے ادا کرے"۔

"حق واجب" تو صاف لفظ ہے سب کو سمجھ آگیا ہو گا۔ "دین لازم" سے مراد یہ ہے کہ وہ اپنے اوپر قرضہ سمجھے۔ ایسا قرضہ جس کو بہرحال چکانا ہے۔ اس کے نزدیک ہر قرضے سے بڑھ کر یہ قرضہ ہو جسے اس کو چکانا ہی چکانا ہے۔ "اور اس فریضہ کو خالصتہ للہ نذر مقرر کرکے اس کے ادا میں تخلف یا سہل انگاری کو روا نہ رکھے"۔ فرمایا یہ فریضہ جس کو فرمایا گیا ہے خالصتہ للہ نذر مقرر کرے۔ یہ نذر جو ہے کسی بندے کی نذر نہیں اور جماعت بھی غائب ہو گئی بیچ میں سے۔ فرمایا اللہ کی نذر کرے۔ جو اس نیت سے خرچ کرتے ہیں کہ گویا براہ راست وہ اللہ کے حضور ایک نذرانہ پیش کر رہے ہیں ان کو آئندہ بہت خرچ کی توفیق ملتی ہے۔ ان کی خدمتیں ان پر آسان ہو جاتی ہیں کیونکہ اللہ کی محبت کے نتیجے میں اگر کچھ نذر کریں گے تو محبت اس راہ کی مشکلوں کو دور فرما دے گی۔

پھر فرمایا "جو شخص یکمشت امداد کے طور پر دینا چاہتا ہے وہ اسی طرح ادا کرے لیکن یاد رکھے کہ اصل مدعا جس پر سلسلے کے بلا انقطاع چلنے کی امید ہے وہ یہی انتظام ہے کہ سچے خیر خواہ دین کے لئے اپنی بضاعت اور اپنی بساط کے لحاظ سے ایسی سہل رقمیں ماہواری کے طور پر ادا کرنا اپنے نفس پر ایک حتمی وعدہ ٹھہرالیں جنکو بشرط نہ پیش آنے کسی اتفاقی مانع کے باسانی ادا کر سکیں"۔ اس تحریر کو اکثر لوگ نہیں سمجھ سکیں گے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر **تم چاہتے ہو کہ یہ سلسلہ جو دین کا سلسلہ ہے انقطاع کے بغیر ہمیشہ جاری رہے' کبھی بھی اس کے کام رک نہ سکیں اور لازماً ہمیشہ یہ سلسلہ آگے بڑھتا رہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ ماہانہ باقاعدہ چندہ ادا کیا جائے۔** اور اگر کسی اتفاقی مانع کے نتیجے میں کوئی ایسی مصیبت' وبال' کوئی ایسی چٹی پڑ جاتی ہے جس کے نتیجے میں کچھ نہیں کر سکتے تو فرمایا وقتی طور پر اس کے نتیجے میں تم رک سکتے ہو کہ اتفاق ہو گیا آپ دینا چاہتے ہیں مگر دے نہیں سکتے۔

"ہاں جس کو اللہ جل شانہ توفیق اور انشراح صدر بخشے وہ علاوہ اس ماہواری چندے کے اپنی وسعت ہمت اور اندازہ مقدرت کے موافق یکمشت کے طور پر بھی مدد دے سکتا ہے"۔ پس یہ وہ تحریک تھی جس کی وجہ سے میں نے یہ سمجھا کہ دراصل حضرت مسیح موعود (-) یکمشت امداد کو اس لازمی دائمی چندے کے بعد بیان فرما رہے ہیں۔ یہ وجہ تھی جو میں نے لازمی چندے نہ دینے والوں سے یکمشت امداد لینی بند کر دی۔ جو ایسا کرتے ہیں وہ اس کے علاوہ یکمشت دیں تو بہت اچھی بات ہے۔

اب حضرت مسیح موعود (-) کے وہ فقرے سنیں جو اس آیت کریمہ کی یاد دلاتے ہیں (-) اسی رنگ میں حضرت مسیح موعود (-) آپ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "اور تم اے عزیزو' میرے پیارو' میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو! سبحان اللہ حضرت مسیح موعود (-) آپ میں سے ہر ایک قربانی کرنے والے کو یہ مرتبہ عطا کر رہے ہیں۔ فرماتے ہیں "میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو"۔ یہ سلسلہ بیعت میں داخل ہونا بھی اللہ کی رحمت کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو کے گویا تم نے مجھ پر احسان کر دیا۔ وہ شاخیں جو شجر کے ساتھ رہتی ہیں شجر کا ان پر احسان ہوتا ہے۔ ان شاخوں کا شجر پر احسان نہیں ہوا کرتا۔ شجر کے ساتھ وابستہ ہیں تو سرسبز رہیں گی' جونہی الگ ہوئیں وہ خشک پتوں اور خشک ٹہنیوں میں تبدیل ہو جائیں گی۔

پس فرمایا "میرے پیارو! میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی' اپنا آرام' اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو"۔ **حضرت مسیح موعود (-) کی روح کتنی خوش ہو گی آج ہزاروں لاکھوں ایسے جماعت میں شامل لوگوں کو دیکھ کر جو بعینہ اس بیان کے مطابق دین کی راہ میں قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔** "اپنی زندگی' اپنا آرام' اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو جو کچھ کہوں تم اسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے لیکن میں اس خدمت کے لئے معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کر سکتا"۔

یہ وجہ ہے جو میں اپنی تحریکات میں اس زمانے میں جب کہ حضرت مسیح موعود (-) کی یہ توقع آپ کی ذات سے بڑی شان سے پوری ہو رہی ہے' یہی وجہ ہے کہ میں معین طور پر آپ سے بعض تحریکات کے متعلق نہیں کہا کرتا کہ اتنا پیش کرو۔ تحریک کا اندازہ تو میں کئی دفعہ پیش کر دیتا ہوں مگر بعض تحریکات کے متعلق آپ کو علم نہیں ہے کہ میں وہ تحریکات بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کے سامنے پیش نہیں کرتا تاکہ حضرت مسیح موعود(-) کے اس فرمان کے اوپر پورا اتروں اور بہت سی ایسی تحریکات ہیں جو پیش نہیں کی گئیں مگر خدا نے ان کی ضرورت سے بڑھ کر عطا کردیا- اور حیرت ہوتی ہے یہ سوچ کر کہ دل میں خیال آیا یہ خدمت دین ضروری ہے اور اسی دن یا اس کے بعد دوسرے دن دور و نزدیک سے خطوط آنے شروع ہوئے کہ ہماری خواہش کہ اس قسم کی خدمت پر آپ جس طرح چاہیں خرچ کریں- پس ایسی بھی بہت سے تحریکات ہیں جو کسی حساب کتاب میں درج نہیں ہیں مگر خدا کے حساب میں درج ہیں-

حضرت مسیح موعود(-) فرماتے ہیں "اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہوں تم اسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے لیکن میں اس خدمت کے لئے معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کرتا تاکہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں"- یہ حضرت مسیح موعود(-) کی اس کتاب سے اقتباس لیا گیا ہے جس کا نام فتح اسلام ہے اور اس کے روحانی خزائن کی جلد 3 صفحہ 33 اور 34 سے یہ عبارت لی گئی ہے-

جہاں تک میں فتح اسلام کے پیغامات کو سمجھ سکا ہوں میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ اس کے ہر پہلو پر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ عمل کر کے دکھاؤں اور جماعت کو بھی اس پر عمل کرنے کی طرف بلاتا رہوں- اور جو تحریر میں نے آپ کے سامنے پڑھی ہے اس کے متعلق میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کے ہر پہلو پر توجہ کی میں نے پوری دیانتداری سے کوشش کی ہے اور میں اس بات کا گواہ ہوں کہ حضرت مسیح موعود(-) کو جو توقعات اپنی جماعت سے یعنی اپنی جماعت کے اعلیٰ ممبروں سے تھیں' میں اس بات کا گواہ ہوں کہ خدا تعالیٰ نے بعینہ مجھے یہ توفیق بخشی ہے کہ میں وہی توقعات آپ سب سے رکھ سکوں- اور جب میں اس بات پر غور کرتا ہوں تو میری روح سجدہ ریز ہو جاتی ہے کہ سو سال پہلے کی حضرت مسیح موعود(-) کی توقعات آج کتنی شان سے پوری ہو رہی ہیں- پس اس میں میں اپنے وجود کی ایک ادنیٰ بھی بڑائی نہیں سمجھتا- نہ آپ کی قربانی کو وہ مقام دیتا ہوں جس کے نتیجے میں گویا جماعت پر کوئی احسان ہو مجھ پر بھی اللہ کا احسان ہے آپ پر بھی اسی اللہ کا احسان ہے- میں بھی حضرت مسیح موعود(-) کی جوتیوں کے صدقے یہ خدمات سرانجام دے رہا ہوں آپ بھی انہیں جوتیوں کے صدقے یہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں-

پس یقین کریں کہ حضرت مسیح موعود(-) جن کو اس زمانے کا مامور بنایا گیا تھا ان کی جوتیاں اٹھانا ہمارا فخر ہے- آپ کے پاؤں کی خاک ہمارا فخر ہے' ہماری آنکھوں کا سرمہ ہے- (-)

پس اس کا شکر جتنا بھی ادا کرو کم ہے- اور ایک ہی صورت شکر کی ہے کہ ہم اس پیغام کو ہمیشہ آگے سے آگے بڑھاتے چلے جائیں- مشعل بردار بن جائیں اس پیغام کے- دنیا کے اندھیروں کو ان مشعلوں کے نور کے ساتھ جگمگا دیں- جہاں بھی ہم جائیں اللہ کا وہ نور جو ہماری پیشانیوں کو عطا ہو ہمارے آگے آگے بھاگے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جہاں بھی ہم جائیں ہر تاریکی کو روشنی میں بدل دیں- یہی میری دعا اور یہی میری توقع ہے جو آپ سے بھی ہے اے مخاطبین جو جرمنی جماعت سے تعلق رکھتے ہو اور آپ کی وساطت سے ان سب سے بھی ہے جو دنیا میں اس وقت میرا یہ خطبہ سن رہے ہیں یا کل یا پرسوں سنیں گے-

یاد رکھو ہمیں خدا نے ایک اعزاز بخشا ہے- (-) اتنا بڑا اعزاز ہے اس کے شکر میں ساری زندگی خرچ کردو تو وہ کم ہوگا اس شکر کا حق ادا نہیں کر سکو گے- پس ایک آگ لگا لو اپنے دل میں ایک لو لگا لو کہ تم زندگی کے آخری سانس تک خدا تعالیٰ کی راہ میں خدمت دین میں جو کچھ ہے وہ خرچ کرتے رہو گے اور اس کے نتیجے میں یہ نہیں سمجھو گے کہ دین پر تم نے کوئی احسان کیا- اس کے نتیجے میں یہی اقرار کرو گے کہ اللہ کا ہم پر احسان ہے- اللہ کرے کہ یہ احسان آپ پر ہمیشہ آگے سے آگے بڑھتا رہے- خدا کرے کہ ہم ان نیکیوں کو اس صدی میں ہی نہیں بلکہ اگلی صدی میں بھی ان کی پوری حفاظت کرتے ہوئے دھکیلتے چلے جائیں- خدا کرے کہ دنیا کی کایا پلٹنے والے ہم ثابت ہوں اور دنیا ہماری کایا نہ پلٹ سکے- ان دعائیہ کلمات کے بعد اب میں اس خطبے کو ختم کرتا ہوں-

☆......☆......☆......☆

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

منگل 4- اگست 1998ء

1-00 رات- روحانی خزائن-
2-00 رات- ہومیو پیتھی کلاس-
2-55 رات- نارویجین زبان سیکھئے-
3-25 رات- تقریر ایم-اے-اکسیر-
4-50 صبح- چلڈرنز کارنر-
5-20 صبح- لقاء مع العرب-
6-20 صبح- ایم-ٹی-اے- سپورٹس- فٹ بال فائنل
7-15 صبح- اردو کلاس-
8-25 صبح- نارویجین زبان سیکھئے-
10-50 صبح- چلڈرنز کارنر-
11-20 دوپہر- پشتو پروگرام-
12-30 دوپہر- روحانی خزائن-
1-25 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-25 دوپہر- اردو کلاس-
3-25 دوپہر- ربوہ میں طبی سہولیات-
4-35 سہ پہر- فرنچ زبان سیکھئے-
7-10 شام- ترجمۃ القرآن کلاس-
8-20 رات- لقاء مع العرب-
10-25 رات- اردو کلاس-

☆......☆......☆......☆

بدھ 5- اگست 1998ء

12-25 رات- چلڈرنز کارنر- یسرنا القرآن
12-45 رات- چلڈرنز کارنر- واقفین نو-
1-25 رات- ہماری کائنات-
1-55 رات- ترجمۃ القرآن کلاس-
3-00 رات- بہاولپور کی سیر-
3-30 رات- فرنچ زبان سیکھئے-
4-45 صبح- چلڈرنز کارنر- یسرنا القرآن-
5-05 صبح- چلڈرنز کارنر- واقفین نو-
5-40 صبح- لقاء مع العرب-
6-40 صبح- ربوہ میں طبی سہولتیں-
7-10 صبح- اردو کلاس-
8-10 صبح- فرنچ زبان سیکھئے-
8-40 صبح- ترجمۃ القرآن کلاس-
10-40 صبح- چلڈرنز کارنر یسرنا القرآن
11-00 دوپہر- چلڈرنز کارنر- واقفین نو-
11-30 دوپہر- دین میں عورتوں کی پوزیشن (سواحیلی)
12-15 دوپہر- ہماری کائنات-
12-55 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-00 دوپہر- اردو کلاس-
3-00 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی-
4-35 سہ پہر- ترکی زبان سیکھئے-
7-10 شام- ترجمۃ القران کلاس-
8-15 رات- لقاء مع العرب-
9-25 رات- فرنچ بچوں کی کلاس-
10-25 رات- اردو کلاس-

☆......☆......☆......☆

جمعرات 6- اگست 1998ء

12-25 رات- چلڈرنز کارنر-
1-00 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن- لائف سٹائل- لجنہ میگزین-
2-00 رات- ترجمۃ القرآن کلاس-
3-10 رات- ترکی زبان سیکھئے-
3-40 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- نمائش (ربوہ)-
4-45 صبح- چلڈرنز کارنر-
5-20 صبح- لقاء مع العرب-
7-00 صبح- اردو کلاس-
8-00 صبح- ترکی زبان سیکھئے-
8-35 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- نمائش (ربوہ)-
10-40 صبح- چلڈرنز کارنر-
11-10 دوپہر- سندھی پروگرام- خطبہ جمعہ-
12-25 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل لجنہ میگزین-
12-50 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-15 دوپہر- اردو کلاس-
3-20 سہ پہر- تاریخ احمدیت-
4-30 سہ پہر- عربی زبان سیکھئے-
7-10 شام- ہومیو پیتھی کلاس-
8-10 رات- لقاء مع العرب-
10-15 رات- اردو کلاس-

☆......☆......☆......☆

جمعہ 7- اگست 1998ء

12-25 رات- چلڈرنز کارنر- یسرنا القرآن-
12-45 رات- تبرکات جلسہ سالانہ 1975ء (ربوہ)-
1-45 رات- ہومیو پیتھی کلاس-
2-50 رات- عربی زبان سیکھئے-
4-45 صبح- چلڈرنز کارنر- یسرنا القرآن کلاس-
5-00 صبح- چلڈرنز کارنر-
5-20 صبح- لقاء مع العرب-
6-20 صبح- تاریخ احمدیت-
7-00 صبح- اردو کلاس-
8-10 صبح- عربی زبان سیکھئے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

8-30 صبح- ہومیو پیتھی کلاس-
9-30 صبح- تقریر از امام صاحب جلسہ سالانہ یو-کے-1998ء-
10-45 صبح- چلڈرنز کارنر- یسرنا القرآن کلاس-
11-00 دوپہر- پشتو پروگرام درس الحدیث-
11-50 دوپہر- فرام دی آرکائیوز- تبرکات-
12-45 دوپہر- لقاء مع العرب-
1-45 دوپہر- اردو کلاس-
2-50 دوپہر- کمپیوٹرز سب کے لئے-
5-00 سہ پہر- خطبہ جمعہ از بیت الفضل لندن-
6-05 شام- ڈاکو منٹری- سندھ کے آثار قدیمہ-
7-45 رات- لقاء مع العرب-
9-50 رات- خطبہ جمعہ 98-8-7-
10-30 رات- اردو کلاس-

بقیہ صفحہ 1 افتتاحی خطاب

دے گی کہ کوئی اس کا بھید نہ پا سکے گا۔

آخر میں حضرت صاحب نے فرمایا جو احمدیت کے چشمہ سے پانی پیئے گا وہ کبھی ہلاک نہیں ہو گا کیونکہ یہ پانی زندگی بخشتا ہے۔ اس چشمے سے سیراب ہونے کا یہی طریق ہے کہ جو حق خدا کا تم پر ہے اسے پورے طور پر ادا کرو۔ حضرت صاحب نے پرجوش اور گرجدار آواز میں فرمایا تمام دنیا کو توحید کے نعروں سے بھر دو جو فلک شگاف بھی ہوں اور جو آپ کے دل میں بھی شگاف ڈال دیں جس میں خدا اتر آئے ایسا کرو گے تو تم ابدالآباد کی زندگی پا جاؤ گے کوئی نہیں جو تم کو روک سکے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے دعا کرائی دعا کے بعد فرمایا یہ جو موسلا دھار بارش کا شور آپ سن رہے ہیں اس کو میں اللہ کے فضلوں کی بارش کہتا ہوں۔ ہم عنقریب ان فضلوں کو اپنی آنکھوں سے اترتا دیکھیں گے۔ پہلے بھی دیکھا ہے۔ مگر اب جو دیکھنا ہے وہ تو اور ہی دیکھنا ہو گا۔ انشاء اللہ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 1 کالم 4 خطبہ جمعہ

ہو۔ خدا متقیوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ میں بچہ تھا اب بوڑھا ہوا مگر میں نے کبھی کسی متقی کی اولاد کو بھیک مانگتے نہیں دیکھا۔ اللہ متقی کو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے جہاں کا وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔ یہ برحق ہے۔ خدا خود اس کا حافظ و ناصر ہو جاتا ہے۔

پتہ درکار ہے

○ مکرم ارشاد احمد صاحب ولد مکرم محمد اکرم صاحب نے جاپان سے 91ء میں وصیت کی تھی گذشتہ دو سال سے عدم رابطہ ہیں۔ اگر وہ اعلان خود پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو علم ہو تو دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز۔

اطلاعات و اعلانات

محترم صوفی خدا بخش صاحب زیروی کا انتقال

○ مکرم صوفی خدا بخش صاحب عبد زیروی 31- جولائی 98ء صبح تین بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئے آپ یکم مارچ 1911ء زیرہ ضلع فیروزپور میں پیدا ہوئے۔ آپ نے وقف جدید میں طویل عرصہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ خدمت کی توفیق پائی۔ گیارہ دفعہ یو۔کے۔ کے جلسہ میں شامل ہوئے۔

ہمیشہ وقف زندگی کہلانا اور لکھنا پسند کیا۔ اولاد کے لئے ہمیشہ چاہا کہ سب دین کے سچے خادم بنیں۔ سب کو اعلیٰ تعلیم دلائی۔ ایم ایس سی۔ تک تعلیم دلا کر بڑی توجہ اور اصرار سے تینوں بیٹیوں کی شادیاں واقفین زندگی سے کیں۔

آپ نے تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑیں۔ بیٹوں کے نام یہ ہیں مکرم الحاج ڈاکٹر کریم اللہ صاحب عبد زیروی صدر انصار اللہ امریکہ۔ مکرم حبیب الرحمان زیروی صاحب لائبریرین خلافت لائبریری۔ ربوہ۔ مکرم بشارت الرحمٰن زیروی صاحب۔

موصوف خدا کے فضل سے موصی تھے اور قربانی کی ہر تحریک میں مسابقت سے حصہ لیتے۔

31- جولائی کو نماز جمعہ کے بعد محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد دعوت الی اللہ نے بیت اقصیٰ میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے قبر تیار ہونے پر دعا کروائی۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ محترم صوفی صاحب کے درجات بلند فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب کے والد صاحب وفات پا گئے

○ مورخہ 31- جولائی 1998ء بروز جمعہ ساڑھے گیارہ بجے مکرم چوہدری رشید احمد صاحب کاہلوں (والد مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقامی و مفتی سلسلہ احمدیہ) اچانک ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ آپ ایم ٹی اے کا پروگرام دیکھ رہے تھے کہ کرسی سے گر گئے اور دل کے حملہ کے باعث جانبر نہ ہو سکے۔ آپ 1914ء میں پیدا ہوئے پیدائشی احمدی تھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے نظام وصیت میں شامل تھے۔

مورخہ یکم اگست کو صدر انجمن احمدیہ کے لان میں ساڑھے نو بجے محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب ربوہ نے شرکت کی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم امیر صاحب مقامی نے دعا کروائی۔ احباب سے آپ کے درجات کی بلندی اور صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ضروری اعلان

○ نمائندہ الفضل مکرم طاہر احمد صاحب گجراتی۔ چندہ الفضل کی وصولی اور توسیع اشاعت الفضل کے لئے ضلع شیخوپورہ کے دورہ پر آرہے ہیں تمام عہدے داران اور احباب جماعت سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

مینجر روزنامہ الفضل ربوہ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جامعہ احمدیہ میں داخلہ- انٹرویو 16- اگست کو ہو گا

○ 1- جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو مورخہ 16- اگست 1998ء بروز اتوار بوقت 7 بجے صبح ہو گا۔ انٹرویو کے لئے تفصیلی چٹھی درخواست دہندگان کو بذریعہ ڈاک بھجوائی جا رہی ہے۔

2- جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے اصولاً میٹرک پاس کے لئے عمر کی حد 17 سال اور ایف اے / ایف ایس سی کے لئے زیادہ سے زیادہ 19 سال کی حد مقرر ہے۔

تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (45 فیصد نمبر) ہونا ضروری ہے۔ (میٹرک تھرڈ ڈویژن 45 فیصد سے کم نمبر) کے درخواست دہندگان کا انٹرویو اور داخلہ نہیں ہو گا تشریف نہ لائیں)

3- جماعت کے ایسے میٹرک پاس ذہین ' ہونہار خدمت دین کا شوق رکھنے والے مخلص طلباء جو وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہش مند ہیں اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی وساطت سے بذریعہ ڈاک یا دستی وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں 6- اگست تک بھجوا دیں۔ درخواست آنے پر اور میٹرک کے نتیجہ کی اطلاع ملنے پر انٹرویو کے لئے تفصیلی چٹھی بذریعہ ڈاک بھجوائی جائے گی۔

امیدواران روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔ قرآن کریم صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

ایک بابرکت تحریک بیوت الحمد سکیم

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ پہلی تحریک بیوت الحمد سے اللہ کے فضل و کرم اور احسان سے سینکڑوں خاندان فیض یاب ہو چکے ہیں اور فیض یاب ہو رہے ہیں۔

(90) نوے مکانات پر مشتمل بیوت الحمد کالونی جس میں تمام بنیادی رہائشی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں تعمیر ہو چکی ہے۔ اس خوبصورت و دلکش اور پر فضا کالونی میں 84 خاندان آباد ہو چکے ہیں۔ ابھی اس کالونی کے پہلے مرحلے میں دس مکانات تعمیر ہونا باقی ہیں۔

اسی طرح پاکستان کے مختلف شہروں میں رہنے والے ساڑھے تین صد سے زائد خاندانوں کو ان کے اپنے مکانوں کی مرمت اور توسیع کے لئے ایک خطیر رقم پیش کی جا چکی ہے اور ابھی بہت سے خاندان اپنے مکانوں کی مرمت و توسیع کے لئے مخیر حضرات کے تعاون کے منتظر ہیں۔

یہ تمام کام احباب جماعت کے تعاون کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ کالونی کی تکمیل اور مستحق خاندانوں کے مکانات کی جزوی تعمیر کے لئے اس تحریک میں حسب استطاعت شمولیت فرماویں۔

اس تحریک میں شمولیت کے لئے جو رقم بھی آپ اپنی توفیق کے مطابق پیش کرنا چاہیں پیش کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو توفیق عطا فرماوے کہ اس بابرکت تحریک میں حصہ لیں۔ آمین۔ (سیکرٹری بیوت الحمد سکیم)

پتہ درکار ہے

○ مکرم منظور احمد صاحب سندھو ولد مکرم غلام حیدر سندھو صاحب نے 88ء میں دھلے ضلع گوجرانوالہ سے وصیت کی تھی گذشتہ دو سال سے عدم رابطہ ہیں۔ اگر وہ اعلان خود پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو علم ہو تو دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ)

طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
قائم شدہ 1958ء
قند شفاء نزلہ، زکام اور فلو کے لئے
جوشاندے کا انسٹنٹ پوڈر- فوری تیاری اور فوری اثر
حب سعال کھانسی خشک اور تر کے لئے چوسنے کی بہترین گولیاں-
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار ربوہ
☎: 211538

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : یکم اگست- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 32 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 35 سنٹی گریڈ
3- اگست غروب آفتاب 6-7
4- اگست طلوع آفتاب 5-23

عالمی خبریں

افغانستان نے الزام عائد کیا ہے کہ ایران ان کے معاملات میں مداخلت کر رہا ہے- ایران مخالف دھڑے کی مدد کر رہا ہے پاکستان طالبان کی تربیت نہیں کر رہا- افغانستان کے اندر سینکڑوں تربیتی کیمپ ہیں- جہاں تازہ دم نوجوانوں کو تربیت دی جاتی ہے- افغان سفیر مولوی سعید الرحمٰن نے دعویٰ کیا کہ خواتین کو جو حقوق اسلام نے دیئے وہ ہم بھی دے رہے ہیں- حقوق کی پامالی کا پراپیگنڈہ چند خواتین کو خرید کر ان کے انٹرویوز سے کیا جا رہا ہے- افغانستان کے تین چوتھائی حصے پر ہمارا قبضہ ہے- اقوام متحدہ ہمیں نمائندگی دے-

راجیو گاندھی قتل کیس کی رپورٹ بھارتی پارلیمنٹ میں پیش کر دی گئی تمام سیاستدان اور سیاسی پارٹیوں کو بے گناہ قرار دے دیا گیا ہے-

راجیو گاندھی کے قتل کا الزام اگر کسی پر عائد ہونے کی توقع ہے تو اس کا پتہ تامل ناڈو کی جماعت ڈی ایم کے سے پوچھ گچھ کے بعد چل سکتا ہے- انتہائی با اثر ہندو گرو چندر اسوامی سے مزید پوچھ گچھ کے لئے نیا کمیشن بنانے کی سفارش کی گئی ہے- خصوصی طور پر راجیو قتل تحقیقاتی کمیشن نے بھارتی سیاستدانوں چندر شیکھر، وی پی سنگھ اور نرسمہا راؤ کو بے گناہ قرار دے دیا ہے-

1912ء میں اپنے پہلے سفر کے دوران تباہ ہونے والے مشہور زمانہ بحری جہاز ٹائی ٹینک کے ملبے کی تلاش کے لئے بین الاقوامی ماہرین کا مشن روانہ کر دیا گیا ہے- اس جہاز کی تباہی پر بنائی جانے والی فلم نے دنیا بھر میں مقبولیت کے نئے ریکارڈ قائم کئے-

جاپان کے وزیراعظم نے کہا ہے پارلیمنٹ توڑنے کی بجائے ملکی معیشت بحال کر دوں گا- مڈٹرم انتخابات کے مطالبے کا کوئی جواز نہیں-

اسرائیل اور فلسطین کے درمیان مذاکرات کا دوسرا دور ناکام ہو گیا- مغربی کنارے کا علاقہ خالی کرنے کے لئے اسرائیل کے موقف میں لچک نہیں تھی-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

آزاد کشمیر اور مقبوضہ کشمیر کے درمیان واقع کنٹرول لائن پر جنگ کی سی صورت حال پیدا ہو گئی ہے- پاکستان اور بھارت کے درمیان وسیع جنگ کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے- بھارت نے میزائیلوں سے حملے کئے جس سے 46 پاکستانی شہید اور 100 زخمی ہو گئے- پاکستان نے بھارت سے شدید احتجاج کیا ہے اقوام متحدہ اور بڑی طاقتوں کو آگاہ کر دیا گیا ہے- فوجوں کو الرٹ کر دیا گیا ہے-

وزیراعظم نواز شریف نے بتایا ہے کہ بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی سے ہونے والی ملاقاتیں "زیرو" رہیں- انہوں نے کہا کہ تیسرے فریق کی ثالثی اور کشمیر پر گفتگو کے بغیر مذاکرات کا کوئی فائدہ نہیں- انہوں نے مذاکرات کی ناکامی پر افسوس کا اظہار کیا- اور امریکہ اور بین الاقوامی برادری کو کہا کہ وہ اپنا کردار ادا کرے-

کولمبو میں خارجہ سیکرٹریوں کے آخری مذاکرات بھی ناکام ہو گئے- دفتر خارجہ کے ترجمان نے مذاکرات کی ناکامی کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ اس کی تمام تر ذمہ داری بھارت پر عائد ہوتی ہے جو کشمیر کو ایجنڈے میں شامل کرنے پر تیار نہیں- دونوں ملکوں کے درمیان اعتماد کی فضا قائم کرنے کے لئے پاکستان نے آٹھ تجاویز پیش کی ہیں بھارت ان پر عمل کر کے اپنی سنجیدگی ثابت کرے-

پاکستان کی وزارت دفاع نے کہا ہے کہ بھارت تمام حدیں پھلانگ گیا ہے- ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے- مزید خاموش نہیں رہیں گے بتایا گیا ہے کہ پورا علاقہ میدان جنگ بن چکا ہے- کنٹرول لائن کے تمام محاذوں پر گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے-

پاک بھارت کشیدگی کم کرنے کے لئے وزیراعظم نواز شریف نے تجویز پیش کی کہ مسئلہ کشمیر حل کیا جائے- وزیراعظم واجپائی نے کہا کہ گندم خریدیں اور ٹماٹر بیچیں- نواز شریف جب بھی کشمیر کی بات کرتے بھارتی وزیراعظم اقتصادی معاملات اور تجارت کی باتیں چھیڑ دیتے-

لودھراں کے مسلم لیگی ایم پی اے ملک طیب اعوان انتقال کر گئے وہ 5 بار ایم پی اے منتخب ہوئے-

نئی پاور پالیسی کے تحت ایک سال تک بجلی مہنگی نہیں ہو گی- غیر ملکی کمپنیوں کے لئے ٹیکسوں کی چھوٹ ختم کر دی گئی- بجلی پیدا کرنے والی تین پرائیویٹ کمپنیوں کے معاہدے منسوخ کر دیئے گئے- 6 سے مذاکرات جاری ہیں- 2003 میں بجلی کی کمی کا سامنا ہو گا- کالا باغ ڈیم کے لئے فنڈز کا انتظام ہو گیا- بجلی 47 پیسے فی یونٹ تک لائی جائے گی-

پیپلز پارٹی نے نواز شریف اور شہباز شریف کے خلاف ریفرنس دائر کر دیا ہے اس میں الزام لگایا گیا ہے کہ 93-90ء کے دور میں نواز شریف نے سرمایہ کاروں کو انکم ٹیکس میں چھوٹ دی جس سے ان کے خاندان کو بھی فائدہ پہنچا جبکہ قومی خزانے کو 18 کروڑ کا نقصان ہوا- کالے دھن کو سفید کرنے کے لئے قانون میں ترمیم کی گئی-

جنرل سیلز ٹیکس کے خلاف سندھ میں تاجروں نے ہڑتال کی پنجاب میں جیولرز کا احتجاج جاری ہے- کراچی کے تمام بڑے بڑے مراکز اور شاپنگ سنٹر بند رہے- تاجروں نے مزار قائد سے صدر بازار تک احتجاجی مارچ کیا- آئل ٹینکرز کی ہڑتال سے پٹرول پمپ بند ہو گئے- تمام صرافہ مارکیٹیں بند رہیں- جمعہ کے روز بھی صرافوں نے معمول کے مطابق دھرنا دیا اور حکومت اور جنرل سیلز ٹیکس کے خلاف اذانیں دیں-

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نواز شریف کو منظم قوتوں نے وزیراعظم بنایا- میں تارے بھی توڑ لاؤں تو مجھے قبول نہیں کریں گے- نواز شریف گجرال کے پاؤں چھوتا، ایم کیو ایم کے آگے جھکتا، بھیک مانگتا اور ملکی سلامتی داؤ پر لگاتا ہے مگر وہ انہیں قبول ہے-

محترمہ بے نظیر بھٹو نے سینیٹر سیف الرحمٰن کے خلاف 9 کروڑ کا ہرجانے کا دعویٰ دائر کر دیا ہے-

بھارت نے کنٹرول لائن پر عملاً جنگ چھیڑ دی ہے- شہری آبادیوں پر فائرنگ اور میزائل کے حملے سے 11- پاکستانی شہری شہید اور 15 سو سے زائد زخمی ہو گئے- توپخانے اور راکٹوں کا بھی استعمال کیا گیا- پاک فوج نے جوابی فائرنگ کی-

ہائی کورٹ نے فارن کرنسی اکاؤنٹس کی سیکورٹی کے قرضوں میں ایڈجسٹمنٹ کرنے کا سٹیٹ بینک کا اقدام جائز قرار دے دیا ہے- لاہور کی عدالت عالیہ کے جج مسٹر جسٹس فقیر محمد کھوکھر نے درجنوں رٹ درخواستیں مسترد کر دیں- سٹیٹ بینک کے گورنر بھی عدالت کے بلاوے پر آئے اور بیان دیا-

---

ضروری اعلان

○ جو قارئین ہاکر کے ذریعے الفضل حاصل کرتے ہیں- ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ بل اخبار ماہ جولائی 1998ء مبلغ -/65 روپے بنتا ہے- براہ کرم جلد ادا کر کے ممنون فرمائیں-

(مینیجر)

ٹانسلز- غدود- گلٹیوں کیلئے کیوریٹو ہومیوپیتھک نسخے

گلٹی کورس	120/-	NodesCourse
پروسٹیٹ کورس	160/-	ProstateCourse
خنازیر کیور	25/-	ScrofulaCure
ٹانسلز کیور	25/-	TonsilsCure

ہر اچھے ہومیوپیتھک و میڈیکل سٹورز سے طلب کریں- لٹریچر فری

کیوریٹو انٹرنیشنل ربوہ- فون کلینک 211054/771

آفس 213156 سیلز آفس 211283 فیکس 212299

احاطہ برائے فروخت

21 مرلے (643 گز). 2 کمرے تعمیر شدہ- برلب جی ٹی روڈ- فیس 65 فٹ- بالمقابل سائنس کالج واہ کینٹ- ورکشاپ یا فیکٹری کیلئے نہایت موزوں- برائے رابطہ

ظہور احمد B/131 لالہ رخ واہ کینٹ

ٹیلیفون نمبر 0596/511126

MARSHALS CAR RENTALS & TOUR OPERATORS

ARE OFFERING LATEST MODEL CARS ON AFFORDABLE RATES WITH CHAUFFAUR/ SELF DRIVEN BASIS. ALSO BOOK YOUR SUMMER TOURS FOR KAGHON, NARAN, SWAT, GILGIT, AND SKARDU.

PLEASE CONTECT 042- 5839397- 858772, 0300-451310

ربوہ کے گردو نواح اور ربوہ کے ہر محلہ میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں

نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی

پراپرٹی ایجنسی

بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
آفس : 212764
گھر : 211379
ربوہ